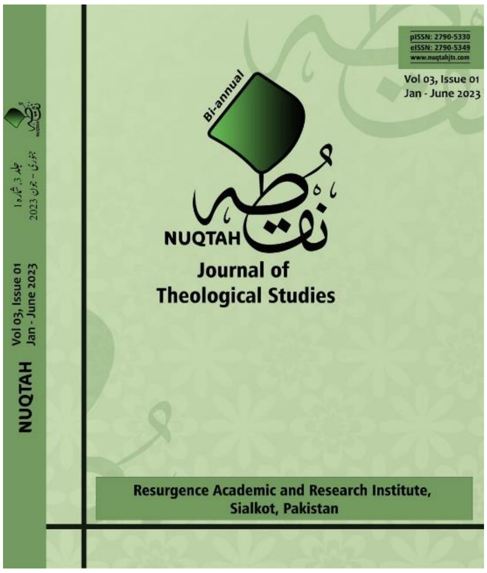

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:

Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.

احکام القرآن للتھانوی میں اہلِ کتاب سے متعلق قرآن کے منتخب احکام کا تحقیقی جائزہ

The Seleted Quranic Commandments concerning the People of the Book (A Study of Thanwi's Ahkam-al-Quran)

Dr. Azhar Iqbal
Assistant Professor, Govt. Graduate College (Boys),
Mandi Baha Uddin
Email: **sirajazhariqbal@gmail.com**

Dr. Hafiz Muhammad Hafeez Tahir
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Lahore Leads University, Lahore
Email: **hafeez.tahir@leads.edu.pk**

Published online: 30th June 2023

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:

https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

احکام القرآن للتھانوی میں اہلِ کتاب سے متعلق قرآن کے منتخب احکام کا تحقیقی جائزہ

The Seleted Quranic Commandments concerning the People of the Book (A Study of Thanwi's Ahkam-al-Quran)

ABSTRACT

The Holy Quran is the glorious divine book near Muslims. Muslim scholars have dedicated their lives for the service of the Quran in different capacaties. A wothmentioning Quranic service is *Tafsir* (the science of exegesis of the Quran) and one of the prominent genres of *Tafsir* in rank and the greatest of them in benefit, is derivation of Shari'ah laws from the Holy Qur'an, for the laws of the Shari'ah are the practical message of the Qur'an which clarifies the path to be adopted for humanity in its everyday life. The branch of knowledge deals with the derived Quranic provisions is known as ***Ahkam al-Quran***.

From the earliest of the known compilations on this subject is the book *Ahkam al-Qur'an* by *Imam al-Shafi'i*. While famous *Ahkami Tafsir* of the subcontinent is "*Ahkam-al-Qur'an* by *Maulana Thanwi*".

Initially, Maulana Thanwi'proposed that the name of the book be ***Dala'il al-Qur'an 'ala Madhhab al-Nu'man*** (The Proofs of the Qur'an for the School of Nu'man). Later, it occurred to him to not suffice with only listing proofs, rather to mention all that is extracted from the verses of the Noble Qur'an, of jurisprudence and principles, etiquettes and behaviour, guidance and counsel, with a special attention to the issues which have occurred in the latter times on which comprehensive analyses with respect to them are not found in the books of the early scholars. Thereupon, he changed the name of the book to ***Ahkam al-Qur'an***. Maulana Ashraf Ali Thanwi distributed the responsibility of authoring this Tafsir to his trusted pupils who extracted provisions from Qur'an as per Hanafi school of thought.

This paper delas with six important Quranic provisions from "*Ahkam-al-Qur'an* by *Maulana Thanwi*" which are related to the People of the Book, i.e., Jews and Christians.

Keywords: The Quran, Ahkam-al-Quran, Thanwi, People of the book, Tafsir

قرآن کے علوم خمسہ میں سے ایک علم "علم الاحکام" ہے۔احکام القرآن پر مبنی آیات کی تعداد پانچ سو یا اس کے لگ بھگ ہے۔ احکام القرآن پر مشتمل کتب میں قرآن مجید کی صرف انہی آیات کی تفسیر کی جاتی ہے جو اپنے اندر کوئی شرعی حکم لئے ہوئے ہیں۔ان کے علاوہ قصص، اخبار وغیرہ پر مبنی آیات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مختلف زمانوں میں لاتعداد مفسرین نے قرآن کی تفسیر قرآن کے "احکامی پہلو" سے کی ہے۔ یہ سلسلہ نہ صرف یہ کہ اہلِ عرب تک مخصوص رہا بلکہ بر صغیر پاک وہند کے علماء بھی اس میدان میں پیچھے نہ رہے۔ چنانچہ خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون نے اس ضمن میں اہم اور جامع علمی کام مولانا اشرف علی تھانویؒ (م1943ء) کی زیر سرپرستی شروع ہوا۔ مولانا تھانویؒ نے اس تفسیر کا نام پہلے "دلائل القرآن علی مسائل النعمان" تجویز کیا، لیکن بعد میں اس کے عموم کو دیکھتے ہوئے اس تفسیر کا نام "احکام القرآن" رکھا گیا۔

احکام القرآن للتھانوی کا تعارف:

اس تفسیر کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے:

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے تفسیر "احکام القرآن" کی تکمیل کے لیے علماء اور محققین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جس میں حسبِ ذیل افراد کو منتخب کر کے ان کے درمیان قرآن کی سات منازل کو درج ذیل ترتیب کے مطابق تقسیم کیا:

1۔ مولانا ظفر احمد عثمانی (م1974ء) کے ذمے پہلی دو منزلیں۔

2۔ مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی (م1994ء) کے ذمے دوسری دو منزلیں۔

3۔ مولانا مفتی محمد شفیع (م1974ء) کے ذمے تیسری دو منزلیں۔

4۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م1974ء) کے ذمے آخری یعنی ساتویں منزل لگائی گئی۔

مولانا تھانویؒ کی دیرینہ خواہش تھی کہ یہ عظیم علمی کام ان کی زندگی میں ہی پایہ تکمیل کو پہنچ جائے، لیکن ان کی یہ خواہش ان کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی۔اس حوالے سے ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ لکھتے ہیں کہ "احکام القرآن ابھی تشنہ تکمیل تھی کہ مولانا تھانویؒ نے 16رجب1362ھ /19جولائی1943ء کو داعی اجل کو لبیک کہا"[1]

بعدازاں ادارة القرآن کراچی نے 1987ء میں جو اس وقت تک تفسیر کا حصہ مکمل ہو چکا تھا،اس کو پانچ خوبصورت جلدوں میں شائع کیا۔کافی سالوں کے وقفے کے بعد "ادارہ اشرف التحقیق والبحوث الاسلامیہ،دارالعلوم الاسلامیہ،لاہور نے اس کام کو دوبارہ شروع کیااور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے باقی ماندہ حصہ (سورہ مائدہ کی ابتداء سے سورۃ التوبہ کے آخر تک) کی تکمیل مفتی عبدالشکور ترمذیؒ سے کروائی گئی۔اسی طرح مفتی عبدالشکور ترمذیؒ نے مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے حصہ کی توضیحات وتشریحات بھی مرتب کیں۔اب تک اس تفسیر احکام القرآن للتھانوی کی 12 جلدیں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

پیشِ نظر آرٹیکل اس تفسیر کے ان احکامی پہلوؤں سے متعلق ہے،جن کا تعلق "اہلِ کتاب" سے ہے۔

(حکم اول)اگر کوئی عرب مشرک یہودی یا عیسائی ہو جائے تو اسے اسلام پر مجبور نہیں کیا جائیگا:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِ"[2]یعنی "دین اسلام میں کوئی جبر نہیں" کے تحت اس مسئلے کو زیر بحث لائے ہیں کہ اگر اہل عرب میں سے کوئی مشرک یہودی یا عیسائی مذہب اختیار کر لیتا ہے تو اسے اسلام پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور اس بارے میں امام شافعیؒ کے اس قول کی تردید بھی ذکر کی ہے۔لکھتے ہیں:

"المشرک من العرب لو تهود او تنصر لم یجبر علی الاسلام"

"وکذلک المشرک من العرب لو تهود اوتنصر لم یجبر علی الاسلام،واقررناه علی دینه بالجزیة۔وفیه دلالة علی بطلان قول الشافعی

حیث قال:من تهود من المجوس او النصاری اجبرته علی الرجوع الی دینه،او الی الاسلام۔والآیة دالة علی بطلان هذاالقول،لان فیها الامر بان لانکره احدا علی الدین،وذلک عموم یمکن استعماله فی جمیع الکفار "۔[3]

"یعنی اگر اہل عرب میں سے کوئی مشرک یہودی یا عیسائی مذہب اختیار کر لیتا ہے تو ایسے شخص کو اسلام قبول کرنے کی طرف مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ ایسا دین رکھنے والوں پر جزیہ عائد ہو گا۔ اور اس میں امام شافعیؒ کے قول کے بطلان کی دلالت بھی ہے۔ ان کا مؤقف ہے: اگر کوئی مجوسی، یہودی یا عیسائی ہو جاتا ہے تو اسے اس کے دین کی طرف لوٹنے پر مجبور کیا جائے گا یا اسلام قبول کرنے کی طرف اسے مجبور کیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں اس بات کا حکم ہے کہ ہم کسی شخص کو اسلام قبول کرنے کی طرف مجبور نہیں کر سکتے۔ اور یہ حکم عام ہے۔ اس طرح کہ اس حکم کا استعمال تمام کفار کے بارے میں ہے۔"

(حکم دوم) اہلِ کتاب نصرانی کے ذبیحہ کی حرمت کا بیان جب ذبح کے وقت مسیح علیہ السلام کا نام لیں:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے احکام القرآن میں علامہ محمود آلوسیؒ اور علامہ ابو بکر جصاص کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحْمَ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ ٱللَّهِ"[4] یعنی "تم پر مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور اس چیز کو کہ اللہ کے سوا اور کے نام سے پکاری گئی ہو حرام کیا ہے" کے تحت اس مسئلے کا استنباط کیا ہے کہ اگر کوئی نصرانی شخص جانور کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کی بجائے مسیح علیہ السلام کا نام لیتا ہے تو ایسا ذبیحہ ہمارے لیے حرام ہے۔ اور جن لوگوں نے ایسے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے ان کے استدلال کا رد بھی کیا ہے۔

دليل حرمة ما ذبحه الكتابى على اسم المسيح وغيره:

"قال الجصاص:لاخلاف بين المسلمين ان المراد به الذبيحة اذااهل بها لغير الله عندالذبح،فمن الناس من حمله على ذبائح عبدة الاوثان،واجازوا ذبيحة النصرانى اذاسمى عليها باسم المسيح،وقالوا:ان الله تعالىٰ قداباح اكل ذبائحهم مع علمه بانهم يهلون باسم المسيح على ذبائحهم،وهو مذهب الاوزاعى والليث بن سعد، وقال ابوحنيفه،وابويوسف،ومحمد،وزفر،ومالک والشافعى:لا تؤكل ذبائحهم اذاسموا عليها باسم المسيح،وظاهر قوله تعالىٰ:وما اهل به لغيرالله"يوجب تحريمها،ولم يفرق الآية بين تسمية المسيح وبين تسمية غيره بعد ان يكون الاهلال به لغيرالله۔(واما قولهم:ان الله قداباح اكل ذبائحهم مع علمه بما يقولون)فنقول:ان الله قداباح لناطعام اهل الكتاب بشرط ان لا يكون حراماً فى شريعتنا،الا ترى انه لا يجوز لنا لحم الخنزير من طعامهم ولا ما خلطوافيه الخمر مع علمه بانهم يفعلون ذلک؟...لان الله تعالىٰ انما كلفناحكم الظاهر واذااظهر اسم الله فغير جائز لناحمله على اسم المسيح عنده"[5]

" امام جصاصؒ کہتے ہیں کہ اہل اسلام میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس ذبیحہ سے مرادوہ ذبیحہ ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔"

امام اوزاعیؒ اور لیث بن سعدؒ کی رائے:

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو مشرکین کے ذبیحہ پر محمول کیا ہے لہذا انہوں نے عیسائی کے اس ذبیحہ کو حلال کر دیا ہے جس پر مسیح کا نام لیا جائے۔

امام اوزاعیؒ اور لیث بن سعدؒ کی دلیل:

ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کے ذبیحوں کو حلال قرار دیا ہے۔اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہے کہ وہ اپنے ذبیحوں پر مسیحؑ کا نام بلند کرتے ہیں۔

جمہور کی رائے:

جب کہ امام ابو حنیفہؒ، ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، زفرؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ "جب عیسائی اپنے ذبیحوں پر مسیحؑ کا نام لیں تو ان کو نہیں کھایا جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وما اھل بہ لغیراللہ) کی ظاہری حالت بھی ان کی حرمت کو واجب کرتی ہے۔اور اس آیت میں اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ جب ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔چاہے اس وقت مسیح علیہ السلام کا نام لیا جائے یا کسی اور کا وہ غیر اللہ ہی کے زمرے میں آتا ہے۔

اعتراض:

ان کا اعتراض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کے کھانوں کو ہمارے لیے حلال قرار دیا ہے۔اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ ان کے اقوال کو جانتے ہیں۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے کھانے کو ہمارے لیے اس شرط کے ساتھ حلال کر دیا ہے کہ وہ کھاناہماری شریعت مطہرہ میں حرام نہ ہو۔جیسا کہ خنزیر کا گوشت ان کے کھانے کا حصہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود خنزیر ہمارے لیے جائز نہیں ہے۔اسی طرح وہ کھانا بھی ہمارے لیے ناجائز ہے جس میں انہوں نے شراب کی ملاوٹ کی ہو۔لہذا جس پر مسیحؑ کانام لیاگیاہو ہمارے لیے جائز نہیں ہے چونکہ وہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔

اس لئے کہ ہم پر دونوں آیتوں کے مجموعے کا استعمال میں لاناواجب ہے۔تو گویا کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایاہے:(وطعام الذین اوتواالکتاب حل لکم مالم یھلوابه لغیرالله)یعنی"اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے جب تک وہ اس پر غیر اللہ کانام نہ لیں"

دوسرااعتراض:

دوسرااعتراض یہ ہے کہ عیسائی جب ذبیحہ پر اللہ کا نام لیتاہے تو اس وقت بھی اللہ سے مراد مسیحؑ لیتاہے۔تو پھر یہ بھی حرام ہی ہوناچاہیے؟

جواب:

اس سے یہ بات لازم نہیں آتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ظاہری حکم کامکلف بنایاہے۔اور جب ذبح کے وقت اللہ کانام ظاہر ہو جائے تو اس کو مسیح کے نام پر محمول کرنا جائز نہیں ہے۔

(حکم سوم)ذمی لوگوں کو اسلامی شہروں میں سودی کاروبار کی اجازت نہیں دی جائیگی:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان(أَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْ)[6] کے ضمن میں یہ مسئلہ بیان کیاہے کہ جو غیر مسلم اسلامی سلطنت میں رہ رہے ہوں انہیں اسلامی سلطنت میں سود لینے دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

لا یوذن لاھل الذمة فی الاربا‌ء فی بلادالاسلام:

"وفیه انه لا یوذن لاهل الذمة فی الارباء فی بلادالاسلام کما لا یوذن لاهل الاسلام فیه،وهذا لکون الربا ظلما صریحا لما فیه من اخذ العوض علی الاجل ولا قیمة له شرعاً ولا عرفا۔وفیه الاستفادة من حاجة المضطر الی الاستقراض والتاجیل ومثله یستحق الانظار الی المیسرة،لا ان یوخذ منه لاجل عوض۔قال ابوعبید :الاتراه(ﷺ) غلظ علیهم(ای اهل نجران) اکل الربا خاصة من بین المعاصی کلها،ولم یجعله لهم مباحاً،وهو یعلم انهم یرکبون من المعاصی ماهواعظم من ذٰلک من الشرک وشرب الخمر وغیره الا دفعاً عن المسلمین،وان لا یبایعوهم به فیاکل المسلمون الربا۔ولولا المسلمون ماکان اکل اولئک الربا الا کسائرماهم فیه من المعاصی ... وانما اجلاهم عمر عن بلادهم وقد علم ان لهم عهد مؤکد من رسول اللهﷺ بترکهم ما شرط علیهم رسول اللهﷺ من اکل الربا"[7]

یعنی اسلامی شہروں میں جس طرح مسلمانوں کو سودی لین دین کی اجازت نہیں ہوتی اسی طرح اہل ذمہ کو بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ سود ایک صریح ظلم ہے۔چونکہ اس میں ایک مدت پر فائدہ حاصل کیا جاتا ہے جس کی نہ تو شرعاً کوئی قیمت ہے اور نہ ہی عرفاً۔اور اس میں کسی مجبور شخص کو قرض دے کر مہلت دے کر فائدہ حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ ایسا مجبور شخص تو نرمی کا مستحق ہوتا ہے۔

ابو عبیدؒ کی رائے:

کہ آپ ﷺ نے اہل نجران پر دوسرے تمام گناہوں کی نسبت خاص طور پر سود کھانے پر سختی کی تھی اور سود کو ان کے لیے مباح نہیں قرار دیا گیا تھا۔حالانکہ آپ ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ اہل نجران سود سے بھی بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔جیسا کہ شرک اور شرب خمر۔یہ کام آپ ﷺ نے اس لیے کیا تاکہ مسلمانوں کو سود سے بچایا جاسکے۔اسی طرح آپ ﷺ نے اہلِ نجران سے معاملہ کرنے سے اس لیے منع فرمایا تاکہ مسلمان بھی سود میں مبتلا نہ ہو جائیں۔اور اگر مسلمان نہ ہوتے تو اہلِ نجران کا سود کھانا ان کے دوسرے گناہوں کی طرح سمجھا جاتا۔

اسی طرح امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب نے ان لوگوں کو جلاوطن اس لیے کیا تھا کہ یہ سودی معاملات کرتے تھے۔حالانکہ آپؓ کو یہ بات معلوم تھی کہ ان کا آپ ﷺ سے پختہ معاہدہ ہوا تھا۔لیکن جب انہوں نے سود نہ کھانے کی شرط کو چھوڑ دیا توان کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا۔

(حکم چہارم)اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح کا حکم:

مفتی عبدالشکور ترمذیؒ سورۃ مائدہ کی درج ذیل آیت کے ضمن میں تفسیر احمدیہ اور "ہدایہ" کے حوالے سے اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح کا حکم بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

قولہ تعالیٰ:(وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِىٓ أَخْدَانٍۗ وَمَن يَكْفُرْ بِٱلْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ وَهُوَ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ)[8]

ترجمہ:"مومنوں میں سے پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاک دامن عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں،جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔جب کہ تم نے ان کو نکاح کی حفاظت میں لانے کے لیے ان کے مہر دے دیئے ہوں،نہ تو(بغیر نکاح کے)صرف ہوس نکالنا مقصود ہو اور نہ خفیہ آشنائی پیدا کرنا۔اور جو شخص ایمان سے انکار کرے اس کا سارا کیا دھرا غارت ہو جائے گا اور آخرت میں اس کا شمار خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گا"۔

بیان جوازنکاح الکتابیات:

"قال فی التفسیرالاحمدیة:"یعنی احل لکم نکاح الحرائر والعفائف من الذین اوتواالکتاب من قبلکم وھم الیھود والنصاریٰ" وقال صاحب الھدایة:" ویجوز تزوج الکتابیات لقولہ تعالیٰ(والمحصنات من المؤمنات والمحصنت من الذین اوتواالکتاب)ای العفائف،ولا فرق بین الکتابیة الحرة والامة"[9]

والمراد من المحصنات عندنا العفائف "انما فسر المحصنات بالعفائف دون الحرائر رعایة لمذھبه انه یجوز نکاح الامة الکتابیة عندنا بخلاف الشافعی فانه یحمله علی الحرائر رعایة لمذھبه۔ونحن نقول: المحصنات

اما بمعنی العفائف او الحرائر وعلی کل تقدیر فالتقییدبه للاستحباب لان نکاح الامۃ وغیر العفائف ایضا حلال فیھا"[10]

تفسیرات احمدیہ کے حوالے سے نقل فرمایاہے کہ اہل کتاب کی آزاد اور پاک دامن عورتیں تمہارے لیے حلال کی ہیں۔صاحب ہدایہ نے فرمایاہے کہ:"اللہ تعالیٰ کاارشاد(والمحصنات من المؤمنات والمحصنت من الذین اوتواالکتاب)کی وجہ سے کتابیہ پاک دامن عورتوں سے نکاح جائزہے اور کتابیہ عورت خواہ آزاد ہویاباندی کوئی فرق نہیں ہے۔

محصنات کامصداق: محصنات کامصداق بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احناف نے محصنات کی تفسیرعفائف یعنی پاک دامن عورتوں سے کی ہے، حرائریعنی آزادعورتوں سے نہیں کی تاکہ ہمارے مذہب کی رعایت ہو۔ہمارے نزدیک کتابیہ یاباندی سے بھی نکاح جائز ہے جب کہ امام شافعیؒ نے اس سے اختلاف کیاہے اور اپنے مذہب کی رعایت کی وجہ سے محصنات کو حرائرپر محمول کرتے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ محصنات سے مراد عفائف ہوں یاحرائر بہرصورت یہ قیداستحبابی ہے کیونکہ باندی اور غیرعفیفہ عورت کا نکاح بھی حلال ہے۔

(حکم پنجم)اہل کتاب اور دیگر تمام کفار ایک ہی ملت ہیں:

مولانامحمد ادریس کاندھلویؒ نے سورۃالکافرون کی درج ذیل آیت(لَكُمۡ دِينُكُمۡ وَلِيَ دِينِ)[11] کے ضمن میں امام ابوبکر جصاصؒ کے حوالے سے لکھاہے کہ اگرچہ اس کرہ ارض پر بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے ادیان کوایک ہی دین قرار دیاہے۔تواس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ "الکفرملۃ واحدۃ"ہے۔

قال ابوبکر:"ھذہ الآیة وان کانت خاصة فی بعض الکفار دون بعض لان کثیراً منھم قداسلمواوقد قال تعالیٰ!(ولاانتم عابدون مااعبد)[12]فانھا قددلت علی ان الکفر ملة واحدة،لان من لم یسلم منھم مع اختلاف مذاھبھم مرادون بالآیة،ثم جعل دینھم دیناً واحداً،ودین الاسلام دیناًواحداً،فدل علی ان الکفر مع اختلاف مذاھبه ملة واحدة"[13]

(حکم ششم) اہلِ کتاب اور دیگر کفار کے ساتھ جہاد اور جنگ کے اصول:

سورۃ حشر کی آیت نمبر 5 کی روشنی میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے وہ اصول اور افعال بیان کیے ہیں، جن کا کرنا مجاھدین اسلام کے لیے کفار کے ساتھ لڑائی کے دوران جائز ہے۔

قوله تعالى:"مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ"[14]

ترجمہ: "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جگہ پر کھڑا رہنے دیا سو (دونوں باتیں) خدا ہی کے حکم (اور رضا) کے موافق ہیں"۔

سورۃ حشر کی اس آیت کی روشنی میں مؤلفؒ نے وہ افعال اور اصول بیان کیے ہیں جن کا کرنا مجاھدین اسلام کے لیے کفار کے ساتھ لڑائی کے دوران جائز ہے۔

"احتج العلماء بهذه الآية على ان حصون الكفرة وديارهم لا باس ان تهدم وتحرق وتغرق وترمى بالمجانيق،وكذلک اشجارهم۔ قال ابوبکر الرازی:"اذ غزى جيش المسلمين ارض الحرب فالاول ان يحرقوا شجرهم ،زروعهم وديارهم،وكذلک قال اصحابنا فی مواشيهم۔واذا لم يمكنهم اخراجها ذبحت ثم احرقت۔واما مارجوا ان يصير فيئا للمسلمين فانهم ان تركوه ليصير للمسلمين جاز،وان احرقوه غيظا للمشركين جاز،استدلالاًبالآية،وبمافعله النبیﷺ فی اموال بنی النضير"۔[15]

علماء نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ کفار کے قلعوں اور گھروں کو گرانا، جلانا، پانی میں غرق کرنا اور مجانیق کے ساتھ ان کر پتھر مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح ان کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا بھی جائز ہے۔ ابو بکر جصاصؒ فرماتے ہیں کہ مجاہدین اسلام کا لشکر جب کسی ارض حرب پر حملہ آور ہو تو سب سے پہلے کفار کے درختوں، ان کے کھیتوں اور ان کے گھروں کو جلا دیں۔ لیکن ان کے جانوروں کے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے کہ اگر ان کا اس زمین سے نکالنا ممکن ہو تو ان کو نکال دیا جائے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان جانوروں کو پہلے ذبح کیا جائے پھر ان کو جلا دیا جائے۔

جواز کی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر مجاہدین اسلام کو اس بات کی امید ہو کہ کفار کا مال واسباب بغیر لڑائی کے مسلمانوں کی ملکیت میں آجائے گا تو اس صورت میں اگر وہ ان کے مال کو مسلمانوں کے لیے چھوڑ بھی دیں تو جائز ہے۔اور اگر مشرکین کو غصہ دلانے کے لیے ان کے مال واسباب کو جلادیں تو یہ بھی جائز ہے۔ اس کی دلیل ایک تو سورۃ حشر کی مذکورہ بالا آیت ہے اور دوسری دلیل آپ ﷺ کا وہ مبارک عمل ہے جو "بنی نضیر" کے اموال کے ساتھ کیا گیا۔

خلاصہ کلام:

- ✓ تبلیغ اسلام کرنا اگرچہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، لیکن اللہ کے کلام (لا اکراہ فی الدین) کے پیش نظر کسی غیر مسلم کو زبردستی اسلام میں داخل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی عرب مشرک یہودی یا عیسائی ہو جائے تو اسلامی تعلیمات اس کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے کی اجازت نہیں دیتی ہیں۔
- ✓ اہل کتاب میں سے اگر کوئی شخص ذبح کرتے ہوئے اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالی کا نام لے تو اس کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے۔ اس لیے کہ ہم ظاہر کے پابند ہیں، لہٰذا ہم اس کے دل کی کیفیت کی طرف نہیں دیکھیں گے۔
- ✓ اسی طرح ایک مسلمان ملک میں کسی غیر مسلم کو سودی کاروبار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے،
- ✓ اہل کتاب کی عورتوں سے ایک مسلمان شخص کا نکاح جائز ہے۔ اگرچہ قرآن میں کتابی عورت سے نکاح کے جواز کے لیے اس کی پاک دامنی کی شرط لگائی گئی ہے، لیکن یہ شرط یا قید استحبابی ہے۔ اگر کوئی عیسائی یا یہودی عورت محصنہ نہ بھی ہو تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔
- ✓ مشترکہ مفادات کی بناء پر اہل کتاب اور دیگر کفار اسلام دشمنی میں برابر ہیں۔
- ✓ جہاد کے حوالے سے عام حکم تو یہ ہے کہ درخت وغیرہ نہ کاٹے جائیں لیکن کسی خاص مصلحت کے تحت جنگ کے دوران مسلمانوں کو اہل کتاب اور دیگر کفار کے درخت کاٹنے کی اجازت ہے۔

مصادر اور مراجع:

[1]ڈاکٹر عبدالحی عارفی، **مآثر حکیم الامت**، (کراچی: ایچ۔ایم سعید کمپنی، 1397ھ) 187 ۔

Dr. Abdul Hayye, Maathir Hakim-al-Ummah, (Karachi: H.M Saeed company, 1397 AH) 187.

[2]البقرۃ 2:256 ۔

Al-Baqarah, 2:256.

[3]مولانا ظفر احمد عثمانی، **احکام القرآن**، (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، 1407ھ) 1/640۔

Maulana Zafar Ahmed Uthmani, Ahkam-al-Quran, (Karachi: Edarah-al-Quran wa-al-uloom-al-Islamiyyah, 1407 AH), 1:640.

[4]البقرۃ 2:173۔

Al-Baqarah, 2:173.

[5]ابو بکر احمد بن علی جصاص، احکام القرآن، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1992ء) 1/126؛ عثمانی، احکام القرآن، 1/117-116۔

Abu Bakar Ahmed Bin Ali Jasas, Ahkam-al-Quran, (Beirut: Dar Ehya-al-Torath-al-Arabi, 1992) 1:126; Uthmani, Ahkam-al-Quran, 1:116-117.

[6]البقرۃ 2:275۔

Al-Baqarah, 2:275.

[7]ابو عبید قاسم بن سلام، کتاب الاموال، (بیروت: مکتبۃ المعارف، بیروت، س۔ن) 190؛ عثمانی، احکام القرآن، 1/678۔

Abu Ubaid Qasim Bin Salam, , Kitab-al-Amwal, (Beirut: Maktabah-al-Ma'arif, nd) 190 ; Uthmani, Ahkam-al-Quran, 1:678.

[8]المائدۃ 5:5

Al-Maedah, 5:5.

[9]علی بن ابو بکر المرغینانی، الھدایۃ، کتاب النکاح ، (ملتان: مکتبہ امدادیہ، س۔ن) 2/310۔

Ali Bin Abu Bakar, Al-Marghenani, Al-Hidayah, Kitab-al-Nikah (Multan: Maktabah Imdadia, nd), , 2:310.

[10]احمد بن ابی سعید ملاجیون ، التفسیرات الاحمدیۃ، (افغانستان: نعمانی کتب خانہ ، س۔ن) 341۔؛ مفتی عبدالشکور ترمذی، احکام القرآن (لاہور: ادارہ اشرف التحقیق والبحوث الاسلامیۃ دارالعلوم الاسلامیۃ، س۔ن) /1/272۔

Ahmed Bin Abi Saeed Mulla Jevan, Al-Tafseerat-ul-Ahmedia, (Afghanistan: Nomani Kutub Khana, nd), 341; Mufti Abdul Shakoor Tirmizi, Ahkam-al-Quran, (Lahore: Edara Ashtaf-al-Tahqeeq Wa-al-Buhooth-al-Islamia, nd), 1:272.

[11]الکافرون 109:6

Al-Kafiroon, 109:6.

[12]الکافرون 109:3

Al-Kafiroon, 109:3.

[13]جصاص، احکام القرآن، 5/376؛ مولانا محمد ادریس کاندھلوی، احکام القرآن، (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، 1407ھ) 5/114 ۔

Jasas, Ahkam-al-Quran, 5:376; Maulana Muhammad Idris Kandhlavi, Ahkam-al-Quran, (Karachi: Edara-al-Quran Wa-al-uloom-al-Islamia, 1407 AH), 5:114.

[14]الحشر 5:59۔

Al-Hashr, 59:5.

[15]فخر الدین ابو عبید عمر الرازی، مفاتیح الغیب المشتہر بالتفسیر الکبیر، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، الطبعۃ الثالثۃ 1420ھ) 29/ 505 ؛ کاندھلوی، احکام القرآن، 5/28۔

Fakr al-Din Abu Ubaid Umar Al-Razi, Mafatih-al-Ghaib known as Tafsir-al-Kabir, (Beirut: Dar Ehya-al-Torath-al-Arabi, 3rd edition, 1420 AH), 29:505 ; Kandhlivi, Ahkam-al-Quran, 5:28.